روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 4۔مارچ 2011ء 28ربیع الاول 1432ہجری 4/امان 1390ہش جلد 61-96 نمبر 52

تقویٰ اور عبادت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

تقویٰ اختیار کر۔ تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔

(سنن ابن ماجه كتاب الزهد باب الورع حديث نمبر :4207)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

وہ جو خدا کی طرف منقطع ہوتے اور اس کی محبت کے خیموں میں رہتے ہیں اور اسی کے ساتھ زندہ اور اسی کے لئے مرتے ہیں اور اس پر توکل کرتے ہیں۔ اور دل کی سچائی سے اس کی اطاعت اختیار کرتے ہیں۔ اور رواں آنسوں کے ساتھ اس کے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی رضامندی کی راہوں میں فنا ہوتے ہیں۔ اور اس کے غموں میں گداز ہوتے اور اس کے انس کے ساتھ بقا پاتے ہیں۔ اور اس کے لئے رات کو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے اور اس کی بندگی کرتے ہیں۔ اور قیام اور سجود میں رات کاٹتے ہیں اور غفلت نہیں کرتے۔ اور بے آرامی ان کو پکڑتی ہے پس اپنے دوست کو یاد کر کے روتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں اور رات کے وقتوں میں فریاد کرتے اور آہیں مارتے ہیں۔ کوئی نہیں جانتا کہ کس طرف کھنچے جاتے اور پھیرے جاتے ہیں۔ ان پر مصیبتیں پڑتی ہیں اور وہ برداشت کرتے ہیں۔ آگ میں داخل کئے جاتے ہیں۔ پس کہا جاتا ہے کہ سلام میں پس بچا لئے جاتے ہیں۔ وہی سچے ثنا خوان اور خدا کے مقرب اور ہم راز ہیں۔ اور ان کو خوشخبری ہو۔ اور ان کے ہم صحبتوں کو کیونکہ وہ شفاعت کرنے والے اور شفاعت قبول کئے گئے ہیں۔ اور یہ وہ مرتبہ ہے جو بجز درگاہ کے پیاروں کے اور کسی کو نہیں ملتا اور اسی کے بیان کے لئے (۔) آیا ہے تا کہ نقصان کے گڑھے سے لوگوں کو نکالے اور تقدس کے احاطے میں پہنچاوے۔ اور سعادت کے مقام تک رہبری کرے۔ اور غافلوں کو اس دھمکی سے کوفتہ کرے کہ قطع تعلق کی کاردیں تیار ہیں۔ اور تجھے کیا خبر ہے کہ حمد کہتے کس کو ہیں اور کیوں اس کا بلند پایہ ہے۔ اور اس کی عظمت سمجھنے کے لئے تجھے یہ کافی ہے کہ خدا نے قرآن شریف کی تعلیم کو حمد سے ہی شروع کیا ہے تا لوگوں کو حمد کے مقام کی بلندی سمجھاوے جو کسی دل میں سے بجز گدازش اور محویت کے جوش نہیں مار سکتی۔ اور اسی وقت متحقق ہوتی ہے جب کہ مارِ نفسِ امارہ کچلا جائے۔ اور نفسانی چولہ اتار لیا جائے۔ اور یہ حمد کسی زبان پر جاری نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ پہلے دل میں محبت کی آگ بھڑکے۔ بلکہ یہ وجود پذیر ہی نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر کا نام و نشان بکلی زائل نہ ہو جائے اور پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ ایک شخص آتشِ محبتِ معبودِ حقیقی میں جل نہ جائے۔ اور جو شخص اس آگ میں اپنے تئیں ڈال دے پس وہی اپنے دردمند دل اور اس سر سے جو خدا میں محو ہے خدا کی تعریف کرے گا۔ اور وہ وہی شخص ہے جس کو آسمان میں احمد کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور قریب کیا جاتا ہے اور عزت کے گھر اور قصارۃ الدار میں داخل کیا جاتا ہے اور وہ عظمت اور جلال کا گھر ہے جو بطور استعارۃ کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے اس کو اپنی ذات کے لئے بنایا پھر اس گھر کو بطور مستعار اس کو دے دیتا ہے جو اس کی ذات کا ثنا خوان ہو۔ پس یہ شخص زمین و آسمان میں خداتعالیٰ کے حکم کے ساتھ تعریف کیا جاتا ہے۔ اور آسمانوں اور زمین میں **محمد** کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ جس کے یہ معنے ہیں کہ بہت تعریف کیا گیا۔ اور یہ دونوں اسم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ابتداء دنیا سے وضع کئے گئے ہیں۔

(نجم الہدیٰ۔ روحانی خزائن جلد14ص 10تا13)

میں ضرور صدقات دیتا

غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''اور خرچ کرو اس میں سے جو ہم نے تمہیں دیا ہے پیشتر اس کے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے تو وہ کہے اے میرے رب! کاش تو نے مجھے تھوڑی سی مدت تک مہلت دی ہوتی تو میں ضرور صدقات دیتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا'' (المنافقون:11)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

مجلس عاملہ ربوہ چیپٹر

(ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز آف پاکستان)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ''ایسوسی ایشن آف احمدی ٹیچرز آف پاکستان'' کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ اس سلسلہ میں ضلعی چیپٹرز کے انتخابات کروانا مقصود تھے لیکن اندریں حالات ضلعی چیپٹرز کی مجالس ہائے عاملہ کی نامزدگی عمل میں لائی جارہی ہے۔ اس سلسلہ میں ایسوسی ایشن کے ربوہ چیپٹر کی مجلس عاملہ کے ممبران کی نامزدگی مورخہ 31 دسمبر 2011ء تک کیلئے کی گئی ہے جو درج ذیل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ان سب کو احسن رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مجاہد احمد صاحب: صدر ربوہ چیپٹر
مکرمہ عقیلہ مسعود صاحبہ: نائب صدر
مکرم عمر فاروق صاحب: جنرل سیکرٹری
مکرم محمد اطہر احمد صاحب: فنانس سیکرٹری
مکرم محمد اشرف ڈوگر صاحب: آڈیٹر
مکرم پروفیسر طارق محمود سدھو صاحب نمائندہ: کالجز
مکرمہ ثمینہ رفیع صاحبہ: نمائندہ ہائی سکولز
مکرم منصور احمد صاحب: نمائندہ پرائمری سکولز

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 608

عالم کشف میں مسیح موعود کا انکشاف

کالا خطائی تحصیل رعیہ ضلع سیالکوٹ سے ایک سو تین سال قبل حضرت مسیح موعود کے حضور مکتوب خصوصی کا مکمل متن۔

"بخدمت حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالیجاہ۔ عرصہ چار سال سے اس عاجز کا والد اس دنیا فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ اس طرح اس عاجز کو بہت سا صدمہ اور رنج ہوا اور انہی دنوں میں جبکہ بندہ کا گریہ وزاری کے سوا کچھ اور کام نہ تھا۔ خیال آیا۔ او ہو یہ دنیا تو ایک مکار اور دغا باز ہے اور سراسر ایک دھو کے کا گندان ہے۔ اس لئے بندہ اس کم بخت ناپائیدار دنیا سے سخت بیزار ہو گیا اور یہی خیال کیا کہ کسی طرح اس (دین) کی اصلیت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت سے کچھ آگاہ ہوں۔ عالیجاہ۔ یہ عاجز اسی فکر میں شب و روز غرقاب رہنے لگا اور جس کسی سالک کو یا عابد کو عالم کو اس فن میں ماہر دیکھتا فوراً اس کی خدمت میں باادب و نیاز حاضر ہوتا اور اپنی دلی احوال بیان کرتا۔ اسی طرح یہ عاجز تمام دن رات پھرا کرتا اور ایسے ہی مصنوعی سالکوں۔ عابدوں اور عالموں کی ہر وقت صحبت میں رہتا۔ مگر افسوس کہ سوائے مایوسی کے اور کچھ نہ حاصل ہوتا۔ بعد ازاں عام لوگوں نے اس عاجز کا یہ حال دیکھ کر کہا کہ فلاں فلاں جگہ بڑے بھارے کامل پیر ہیں۔ تم ان کے پاس جاؤ۔ اسی طرح یہ عاجز پھر ملک بہ ملک پھرنے لگا۔ مگر افسوس کہ جس چیز کے لئے بندہ متلاشی جاتا وہاں وہ ہرگز دکھائی نہ دیتی۔ بلکہ الٹے الٹے ان کے خیالات دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایک رات سویا ہوا تھا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک بڑے سے جنگل میں پھر رہا ہوں اور اس تمام جنگل میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے کہ کہیں روشنی کا اس جنگل میں نام تک دکھائی نہیں دیتا اور بندہ کہیں روشنی کو ڈھونڈ رہا ہے۔ ایک جگہ جا کر دیکھتا ہوں کہ ایک چیز ہے اور اس میں ایک سوراخ ہے بندہ اس سوراخ سے نظر اٹھا کر کیا دیکھتا ہے۔ کہ سامنے اس زمین میں روشنی چمک رہی ہے بندہ اس روشنی کو دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور آگے اس روشنی کی طرف چلا ہے۔ آگے جا کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا لمبا چوڑا اور نہایت ہی عمدہ تخت ہے اور اس تخت پر آپ نہایت ہی عمدہ پوشاک پہنے ہوئے اور سر مبارک پر ایک نہایت عمدہ جڑاؤ تاج رکھے بیٹھے ہوئے ہیں اور وہاں ایک آدمی اس عاجز کو کہتا ہے۔ کہ دیکھ یہی امام آخر الزمان مسیح موعود قادیانی ہیں۔ پس بندہ یہ بات سن کر نہایت ہی خوش ہوا ہے اور پھر خدمت عالیہ میں بندہ نے حاضر ہو کر بڑے ادب و نیاز سے السلام علیکم کیا ہے اور حضور نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاق اور خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کیا ہے اور پھر آپ حضور نے اس عاجز کے ساتھ بہت سا پیار کیا ہے اور چھاتی سے لگایا ہے اور نہایت ہی مہربانی سے حضور پیش آئے ہیں چونکہ اس وقت تہجد کا وقت تھا اس لئے بندہ بیدار ہو گیا اور یہ خواب دیکھ کر نہایت ہی خوش ہوا اور پھر اسی دن سے ہی تسلیم کر لیا کہ واقعی آپ مسیح موعود ہیں۔

پھر کچھ دن کے بعد عالیجاہ اس عاجز کو ایک اور خواب آئی کہ آپ ایک بڑی عمدہ اور بہت اونچے محل پر لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں اور بندہ پھر خدمت عالیہ میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے بندہ بہت ہی گریہ زاری کرتا ہے بلکہ گریہ وزاری کرتے کرتے بیہوش ہو گیا ہوں اور پھر آپ نے بڑے مہربان اور خوش ہو کر بندہ کو زمین سے اٹھا لیا ہے اور عاجز کے بدن سے گرد وغیرہ خود حضور نے اپنے دست مبارک سے اتاری ہے آپ نے بڑی مہربانی اور خوش اخلاق سے بندہ کو کہا۔ کہ اے بیٹا ہوشیار ہو کیوں اس قدر گھبراتا ہے اور کیوں خواہ نخواہ تنگ ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ نے اس عاجز کو بہت سا اطمینان دیا ہے۔ پھر تو عالیجاہ بندہ یہ خواب بھی دیکھ کر دل و جان سے آپ پر عاشق ہو گیا اور آپ کے دعوے کو برحق ماننے لگا اور نیز یہ بھی عاجز عرض کرتا ہے کہ اس عاجز نے اپنی طبیعت کو خود ہی آپ کی طرف مائل نہیں کیا بلکہ قدرت نے ہی اس عاجز کے دل میں کوئی ایسی کشش ڈالی ہے۔ کہ یہ عاجز آپ کے دعویٰ پر دل و جان سے مائل ہو گیا ہے اور سچ اور صاف صاف کہتا ہوں۔ کہ آجکل دنیا میں کوئی آپ جیسا بشر نہیں جو بموجب نجات ہو۔ عالیجاہ آپ واقعی حق پر ہیں۔ اب برائے مہربانی و برائے خدا بدیں خط ہذا اس عاجز کو بھی بیعت میں داخل کر کے دعا کریں اور کوئی درود یا وظیفہ ضرور لکھیں اور جواب سے سرفراز کریں۔

زیادہ حد ادب۔

میں ہوں ایک عاجز بدنصیب غرقاب شدہ۔

ثناء اللہ احمدی قوم قاضی امام مسجد کالا خطائی۔ تحصیل رعیہ۔ سیالکوٹ"

(اخبار بدر قادیان 13 جون 1907ء)

مکرم عبدالواسع عابد صاحب

جماعت احمدیہ زمبابوے کا تیسرا جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ زمبابوے کو مورخہ 12 دسمبر 2010ء کو اپنا تیسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ جلسہ کا انتظام بیت الذکر کے احاطہ میں مارکی لگا کر کیا گیا۔ بیت الذکر کے ماحول کو صاف رکھنے کے لئے لجنہ، خدام، انصار اور اطفال و ناصرات نے بھرپور حصہ لیا۔ جلسہ کے انتظامات کیلئے مرکزی طرز پر شعبے بنائے گئے۔ جلسہ کے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا۔ بعد نماز فجر درس قرآن کریم ہوا۔

جلسہ سالانہ کا باقاعدہ آغاز پونے دس بجے صبح لوائے احمدیت اور زمبابوے کا قومی پرچم لہرانے سے ہوا۔ خاکسار نے لوائے احمدیت اور مکرم یوسف ابونی صاحب نائب امیر وافسر جلسہ سالانہ نے قومی پرچم لہرایا۔ اور بوتسوانا کا قومی پرچم مکرم حسین نپانی صاحب جنرل سیکرٹری نے لہرایا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ تلاوت کے بعد سب احباب نے کھڑے ہو کر خلافت سے وابستگی کا عہد دہرایا۔ یہ عہد انگریزی اور مقامی زبان میں دہرایا گیا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام پیش ہوا۔

اس جلسہ میں خاکسار نے "جلسہ سالانہ کے اغراض ومقاصد اور تاریخی پس منظر" بیان کیا جس کے بعد جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ نیشنل سیکرٹری تعلیم نے بیان کی۔

تیسری تقریر مکرم حسین پٹانی صاحب نیشنل صدر خدام الاحمدیہ نے "امام مہدی کا ظہور" کے موضوع پر کی۔

اس جلسہ میں مہمان خصوصی جناب کریمن زیرا صاحب (Kariman Zira) گورنر ھدریٰ میٹروپولیٹن تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں ہمارے ماٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کو بہت سراہا۔ انہوں نے کہا کہ مذہب روحانی تسکین کا سامان کرتا ہے جبکہ حکومت جسمانی حفاظت کا۔ ان کی تقریر کے بعد ان کو قرآن کریم اور دوسری کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں۔

اس سیشن کی آخری تقریر "جماعت احمدیہ میں نظام خلافت" کے موضوع پر مکرم محمد اسلم موکواتی صاحب کی تھی۔

دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم یوسف انوبی صاحب نائب امیر نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے موصولہ خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا۔ اور اس کا مقامی زبان شونا میں ترجمہ بھی کیا گیا۔

اس سیشن میں مہمان خصوصی جناب گفٹ زی روٹ (Mr.Gift Dzirutwe) صاحب تھے جو کہ ہماری بیت الذکر کے علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ ہیں۔ انہوں نے ہمارے ماٹو "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" کی بہت تعریف کی اور بتایا کہ ان کے دل میں دین حق کے بارہ میں خیالات کچھ مختلف تھے لیکن یہاں آ کر بدل گئے ہیں کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور محسوس کیا ہے کہ دین حق ایک پرامن مذہب ہے۔

ایک غیر از جماعت عالم شیخ محمد عمر صاحب نے اپنی تقریر میں یہ اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ حقیقی ایمان لانے والی جماعت ہے۔ زمبابوے یونیورسٹی کے ایک لیکچرار بھی تشریف لائے تھے انہوں نے بھی جماعت احمدیہ کی مساعی کو سراہا۔

دوسرے اجلاس میں پہلی تقریر "دین میں عورت کے حقوق" پر مکرم یوسف انوبی صاحب کی تھی جس کے بعد تقریب تقسیم انعامات ہوئی۔ جس کے بعد مجلس سوال و جواب ہوئی۔ جس میں حاضرین نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ خاکسار نے اپنی اختتامی تقریر میں سب احباب کا اور مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور اختتامی دعا کروائی۔

جلسہ پر نمائش کا بھی اہتمام تھا جس میں لوگوں نے بہت دلچسپی لی۔ امسال جلسہ میں کل حاضری 245 رہی جس میں 15 غیر از جماعت شامل تھے۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ ہمارے لئے بابرکت کرے اور شاملین کو اس کی برکات سے حصہ وافر عطا کرے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 4 فروری 2011ء)

دنیا کی استعماری طاقتیں حق و صداقت کے خلاف وقتی طور پر مادی بند ضرور باندھ سکتی ہیں مگر سعید دلوں پر آسمانی فرشتوں کا نزول ہرگز نہیں روک سکتیں۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

محمد طاہر ندیم صاحب۔ عربی ڈیسک یو۔کے

مصالح العرب۔عرب اور احمدیت

قسط نمبر 14

سلطان عبدالعزیز ابن سعود پر قاتلانہ حملہ

پیچھے ہم سعودی حکومت اور سلطان ابن سعود کے خاندان کے ساتھ مربیان کرام اور جماعت احمدیہ کے بعض دیگر افراد کے تعلقات اور دعوت الی اللہ اور نصائح وغیرہ پر مبنی واقعات مفصل طور پر لکھ آئے ہیں۔ تاریخی اعتبار سے بعض کا تذکرہ یہاں ہوگا۔ لیکن ان واقعات پر اجمالی نظر ڈالنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اس وقت سعودی حکومت کی سب سے زیادہ خیر خواہ جماعت احمدیہ تھی اور مختلف حساس امور کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے امام کا بیان فرمودہ موقف سب سے باوقار اور جرأت مندانہ اور حق پر مبنی موقف تھا۔ اکثر فرقے حاکم خاندان کی حکومت کے مخالف تھے اور اس کے خلاف پروپیگنڈے کر رہے تھے ایسے میں اگر حق کی آواز بلند ہوئی تو صرف قادیان سے ہوئی تھی اور اس وقت کے سلطان عبدالعزیز ابن سعود کو بھی ان نیک جذبات اور مخلصانہ نصائح کی قدر تھی لہٰذا انہوں نے بھی کئی مرتبہ مخالفت کو بالائے طاق رکھ کر احمدیت کے حق میں فیصلے کئے۔ لیکن افسوس کہ ان کے جانشین اس روایت کو نبھانے میں کامیاب نہ ہو سکے۔

اس مذکورہ حقیقت کی ایک جھلک یہاں بھی ملاحظہ ہو۔

15/مارچ 1935ء کو جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز ابن سعود اور ان کے ولی عہد پر طواف کعبہ کے دوران بعض یمنی عربوں نے قاتلانہ حملہ کر دیا جس پر شاہ کے حفاظتی دستہ نے حملہ آوروں کو گولیوں سے ہلاک کر دیا۔ اس پر بعض مسلمان اخباروں نے حرم پاک میں عربوں کے قتل پر سخت احتجاج کیا اسے سرزمین حجاز میں یزیدیت سے تعبیر کیا۔

جماعت احمدیہ لندن کی طرف سے تار

سلطان ابن سعود پر قاتلانہ حملہ کو جماعت احمدیہ نے گری ہوئی حرکت اور بزدلانہ فعل قرار دیا۔ چنانچہ اخبار (الجامعۃ الاسلامیۃ) نے اپنی 15/ذوالحجہ 1353ھ کی اشاعت میں لکھا کہ:

''کل لندن سے خبر آئی ہے کہ وہاں جماعت احمدیہ کی ...... میں ایک بڑی تعداد ...... نے عیدالاضحیٰ ادا کی جہاں پر انہوں نے جلالۃ الملک ابن سعود پر کعبہ شریف میں قاتلانہ حملہ کے خلاف سخت غم وغصہ کا اظہار کیا اور امام ......لندن نے اس حملہ کو گری ہوئی حرکت اور بزدلانہ فعل اور خدا تعالیٰ کے کفر سے تعبیر کیا''۔

...... میں جمع ہونے والے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد نے جلالۃ الملک ابن سعود کو اس حملہ سے بچ جانے پر مبارکباد کا تار ارسال کیا۔

(بحوالہ مجلۃ البشریٰ مئی 1935ء صفحہ 37)

سعودی حکومت کا غیر مسلم کمپنی سے معاہدہ اور حضرت خلیفہ ثانی کا پُربصیرت بیان

سلطان ابن سعود کے محافظوں کی طرف سے حرم کعبہ میں قاتل حملہ آوروں کے قتل کی مخالفت پورے زوروں پر تھی کہ خبر آئی کہ جلالۃ الملک نے ایک غیر مسلم کمپنی کو پٹرول وغیرہ کا ٹھیکہ دینے کے لئے ایک معاہدہ طے کر لیا ہے۔

اگرچہ یہ اپنی نوعیت کا کوئی پہلا معاہدہ نہیں تھا مگر خصوصاً مجلس احرار نے سلطان المعظم اور ان کی حکومت کے خلاف مسلمانوں کو مشتعل کرنے کے لئے جلسے کئے اور اخباروں میں بدگوئی سے کام لیتے ہوئے سخت زہریلا پروپیگنڈہ کیا اور بالآخر اسے ایک خالص مذہبی مسئلہ قرار دے کر مخالفت کا ایک وسیع محاذ کھول دیا۔ جس کی اصل وجہ یہ تھی کہ احرار لیڈر شریف حسین والئی مکہ کی شکست کھا جانے کے بعد سعودی حکومت کے بھی مخالف تھے اور ابن سعود کو سرمایہ دارانہ ماحول کا پرورش یافتہ بتا کر بدنام کرتے رہتے تھے۔

سعودی حکومت کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والوں کا مقصد کیا تھا؟ اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اخبار ''اہل حدیث'' میں لکھا:

''رنج اس لئے ہے کہ عرب کے پہاڑوں سے اگر یہ چیزیں مل گئیں تو حکومت نجدیہ کو بڑی قوت حاصل ہوگی جو ان برادران اسلام کو ناگوار ہے''۔

(اہل حدیث امرتسر 2/اگست 1935ء صفحہ 15)

مرکز اسلام کے سربراہ کی نسبت اشتعال انگیزیوں کا یہ افسوسناک طریق دیکھ کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو شدید صدمہ پہنچا اور حضور نے 30/اگست 1935ء کے خطبہ جمعہ میں سلطان ابن سعود کے معاہدہ کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''ہم ہمیشہ عرب کے معاملات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جب ترک عرب پر حاکم تھے تو اس وقت ہم نے ترکوں کا ساتھ دیا۔ جب شریف حسین حاکم ہوا تو لوگوں نے اس کی سخت مخالفت کی مگر ہم نے کہا فتنہ فساد کو پھیلانا مناسب نہیں۔ جس شخص کو خدا نے حاکم بنا دیا ہے اس کی حکومت کو تسلیم کر لینا چاہئے تا کہ عرب میں نت نئے فسادات کا رونما ہونا بند ہو جائے۔ اس کے بعد نجدیوں نے حکومت لے لی تو باوجود اس کے کہ لوگوں نے شور مچایا کہ انہوں نے قُبّے گرا دیئے اور شعائر کی ہتک کی ہے اور باوجود اس کے کہ ہمارے سب سے بڑے دشمن اہلحدیث ہی ہیں، ہم نے سلطان ابن سعود کی تائید کی، صرف اس لئے کہ مکہ مکرمہ میں روز روز کی لڑائیاں پسندیدہ نہیں۔ حالانکہ وہاں ہمارے آدمیوں کو دکھ دیا گیا۔ حج کے لئے احمدی گئے تو انہیں مارا پیٹا گیا۔ مگر ہم نے اپنے حقوق کے لئے بھی اس لئے صدائے احتجاج کبھی بلند نہیں کی کہ ہم نہیں چاہتے ان علاقوں میں فساد ہو۔ مجھے یاد ہے مولانا محمد علی جوہر، جب مکہ مکرمہ کی مؤتمر سے واپس آئے تو وہ ابن سعود سے سخت نالاں تھے۔ شملہ میں ایک دعوت کے موقعہ پر ہم سب اکٹھے ہوئے تو انہوں نے تین گھنٹے اس امر پر بحث جاری رکھی۔ وہ بار بار میری طرف متوجہ ہوتے اور میں انہیں کہتا کہ مولانا آپ کتنے ہی ان کے ظلم بیان کریں جب ایک شخص کو خدا تعالیٰ نے حجاز کا بادشاہ بنا دیا ہے تو میں تو یہی کہوں گا کہ ہماری کوششیں اب اس امر پر صرف ہونی چاہئیں کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی گلیوں میں فساد اور لڑائی نہ ہو اور جو شورش اس وقت جاری ہے وہ دب جائے اور امن قائم ہو جائے تا کہ ان مقدس مقامات کے امن میں خلل واقع نہ ہو۔

ابھی ایک عہد نامہ ایک انگریز کمپنی اور ابن سعود کے درمیان ہوا ہے۔ سلطان ابن سعود ایک سمجھدار بادشاہ ہے مگر بوجہ اس کے کہ وہ یورپین طریق سے اتنی واقفیت نہیں رکھتے، وہ یورپین اصطلاحات کو صحیح طور پر نہیں سمجھتے، ایک دفعہ پہلے جب وہ اٹلی سے معاہدہ کرنے لگے تو ایک شخص کو جو ان کے ملنے والوں میں سے تھے میں نے کہا کہ تم سے اگر ہو سکے تو میری طرف سے سلطان ابن سعود کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ معاہدہ کرتے وقت بہت احتیاط سے کام لیں۔ یورپین قوموں کی عادت ہے کہ وہ الفاظ نہایت نرم اختیار کرتی ہیں مگر ان کے مطالب نہایت سخت ہوتے ہیں۔ اب وہ معاہدہ جو انگریزوں سے ہوا، شائع ہوا ہے اور اس کے خلاف بعض ہندوستانی اخبارات مضامین لکھ رہے ہیں۔ میں نے وہ معاہدہ پڑھا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں بعض غلطیاں ہوگئی ہیں۔ اس معاہدہ کی شرائط کی رو سے بعض موقعہ پر بعض بیرونی حکومتیں یقیناً عرب میں دخل دے سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کو پڑھ کر میرے دل کو سخت رنج پہنچا......انگریز ہوں یا کوئی اور حکومت، عرب کے معاملہ میں ہم کسی کا لحاظ نہیں کر سکتے۔ اس معاہدہ میں ایسی احتیاطیں کی جا سکتی تھیں کہ جن کے بعد عرب کے لئے کسی قسم کا خطرہ باقی نہ رہتا۔ مگر بوجہ اس کے کہ سلطان ابن سعود یورپین اصطلاحات اور بین الاقوامی معاملات سے پوری واقفیت نہیں رکھتے، انہوں نے الفاظ میں احتیاط سے کام نہیں لیا اور اس میں انہوں نے عام مسلمانوں کا طریق اختیار کیا ہے۔ مسلمان ہمیشہ دوسروں پر اعتبار کرنے کا عادی ہے حالانکہ معاہدات میں کبھی اعتبار سے کام نہیں لینا چاہئے۔ بلکہ سوچ سمجھ کر اور کامل غور وفکر کے بعد الفاظ تجویز کرنے چاہئیں۔ گو میں سمجھتا ہوں یہ معاہدہ بعض انگریزی فرموں سے ہے حکومت سے نہیں اور ممکن ہے جس فرم نے یہ معاہدہ کیا ہے اس کے دل میں بھی دھوکہ بازی یا غداری کا کوئی خیال نہ ہو مگر الفاظ ایسے ہیں کہ اگر اس فرم کی کسی وقت نیت بدل جائے تو سلطان ابن سعود کو مشکلات میں ڈال سکتی ہے۔ مگر یہ سمجھنے کے باوجود ہم نے اس پر شور مچانا مناسب نہیں سمجھا۔ کیونکہ ہم نے خیال کیا کہ اب سلطان کو بدنام کرنے سے کیا فائدہ۔ اس سے سلطان ابن سعود کی طاقت کمزور ہوگی اور جب ان کی طاقت کمزور ہوگی تو عرب کی طاقت بھی کمزور ہو جائے گی۔ اب ہمارا کام یہ ہے کہ دعاؤں کے ذریعہ سے سلطان کی مدد کریں اور اسلامی رائے کو ایسا منظم کریں کہ کوئی طاقت سلطان کی کمزوری سے فائدہ اٹھانے کی جرأت نہ کر سکے''۔

(خطبات محمود جلد 16 صفحہ 549 تا 551، خطبہ جمعہ فرمودہ 30/اگست 1935ء)

مقبولین الٰہی کی دل سے نکلی ہوئی دعائیں اور آہیں عرش کو ہلا دیتی ہیں اور خطرات کے منڈلاتے ہوئے سیاہ بادل چھٹ جاتے ہیں اور مطلع صاف ہو جاتا ہے۔ یہی صورت یہاں ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سرزمین عرب کو نہ صرف اس معاہدہ کے بداثرات سے بچا لیا بلکہ ملک عرب کی کانوں سے اس کثرت سے معدنیات برآمد ہوئیں کہ ملک مالا مال ہو گیا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 228 تا 234)

یہ عبدالعزیز کے باپ کا گھر نہیں

سلطان عبدالعزیز ابن سعود کے ذکر کے ذیل

میں یہ بتانا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ایک بار اخبار الفضل کے ایک سیاسی نامہ نگار نے جلالۃ الملک ابن سعود سے مکہ معظّمہ میں ملاقات کی تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی نسبت فرمایا کہ دعوت حق میں مدد دینا ہمارا کام ہے۔

سلطان نے ”سورت“ کے ایک اہلحدیث کی شکایت پر (کہ احمدی ایک اور نبی کو ماننے والے ہیں) صاف جواب دیا کہ یہ شرک فی النبوۃ کرتے ہوں گے مگر یہاں تو شرک فی التوحید کرنے والے بھی آتے ہیں۔

پھر احمدیوں کو مکہ سے نکالنے کی تجویز پر کہا کہ: کیا یہ عبدالعزیز کے باپ کا گھر ہے جس سے میں نکال دوں؟ یہ خدا کا گھر ہے۔

(الفضل 24/جولائی 1935ء صفحہ 5، بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 228)

حبشہ (ایبے سینیا) میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی خدمات

حبشہ کا ملک جسے انگریزی میں ایتھوپیا یا ایبے سینیا کہتے ہیں براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ جس کی تقریباً نصف آبادی مسلم ہے اور قدیم سے عربوں کے ساتھ تعلقات کی وجہ سے عربی زبان وہاں پر بولی اور سمجھی جاتی تھی۔ آج کل بھی سوڈان کی سرحدوں کے قریبی علاقے میں عربی زبان ہی بولی جاتی ہے اور پورے ملک میں کئی ایک عربی اخبارات ورسائل شائع ہوتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں حبشہ میں مضبوط عیسائی حکومت قائم تھی۔ جب کفار مکہ کی طرف سے مظالم کی انتہا ہوگئی تو آپؐ نے مسلمانوں کو ارشاد فرمایا کہ حبشہ کی طرف ہجرت کر جائیں جس کے بادشاہ کے متعلق آپؐ نے فرمایا کہ حبشہ کا بادشاہ عادل ومنصف ہے اس کی حکومت میں کسی پر ظلم نہیں ہوتا۔ حبشہ کی حکومت نے مسلمان مہاجرین کو پورا پورا امن دیا اور ان کی دعوت الی اللہ سے نہ صرف نجاشی مسلمان ہوگیا بلکہ عمائد مملکت بھی اسلام لے آئے۔ حکومت حبشہ کا یہ ایسا عظیم الشان احسان ہے کہ ملّت اسلامیہ اسے قیامت تک فراموش نہیں کرسکتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اسی جذبہ تشکر سے لبریز ہوکر اگست 1935ء میں ڈاکٹر نذیر احمد صاحب (ابن حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ) کو حبشہ جانے اور اہل حبشہ کی خدمت کرنے کا ارشاد فرمایا۔ یہ وہ ایام تھے جب اٹلی اور حبشہ کے درمیان جنگ چھڑی ہوئی تھی۔ اہل حبشہ بری طرح پسپا ہو رہے تھے اور ان کو جنگی امداد کے علاوہ طبی امداد کی بھی بہت ضرورت تھی۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے خرچ پر ایبے سینیا گئے اور اپنی جان جوکھوں میں ڈال کر انسانی ہمدردی اور خدمت خلق کا بہترین ثبوت دیا۔ ذیل میں محترم ڈاکٹر صاحب کی زبانی وہاں کے حالات ودعوت الی اللہ کے واقعات کی تفاصیل درج کی جاتی ہیں۔

آپ تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت (مصلح موعود) نے خاکسار کو تحریک جدید کے ماتحت وقف کرنے پر علی گڑھ خط لکھا کہ ایبے سینیا (حبشہ) میں جا کر طبی خدمات سرانجام دینے اور دعوت الی اللہ کرنے کے لئے روانہ ہو جائیں۔ اگست 1935ء میں خاکسار قادیان پہنچ کر حضور سے فیضیاب ملاقات ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی بیش قیمت نصیحت

حضور کے ضروری ارشاد گرامی یہ تھے۔

ریڈ کراس ہسپتالوں میں جو جنگ کے میدان میں ایبے سینیا میں کام کر رہے ہیں اپنے آپ کو پیش کریں۔ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں صحابہ کرام کی ہجرت بھی ایبے سینیا کے ملک میں ہوئی تھی۔ اہل حبشہ کے آباؤاجداد کے اس نیک سلوک کی وجہ سے عالم اسلامی ان کا ممنون ہے اس کے عوض ہمیں اس مصیبت کے وقت ان کے بیمار اور زخمیوں کی مدد کرنی چاہئے۔

(1)۔ خاکسار عدیس ابابا اپنے خرچ پر پہنچا۔ ...... اٹلی کے فوجیوں کے ہوائی حملوں سے بے اندازہ نقصان جانی ومالی ہوا۔...... گولہ باری کے ذریعہ بیدردی سے جانیں تلف کی گئیں۔ خاکسار عین میدان شمالی محاذ پر متعین تھا۔ روزانہ کئی سو زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا پڑتی تھی۔ دیکھتے دیکھتے جانیں تلف ہوتی تھیں۔ قیامت کا منظر سامنے تھا۔ قرآن کریم کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیاں فوج میں بیان کر کے واضح کیا جاتا رہا کہ مسیح موعود کا ظہور ہو چکا اور سچائی ثابت ہو چکی ہے۔ لوگوں کو اس طرف توجہ کرنی چاہئے ...... ہندوستان کی طرف سے خاکسار ہی ایک ڈاکٹر تھا جو ملک حبشہ میں جنگ کے دوران کام کے لئے بھیجا گیا۔

باثمر مہمات

ایبے سینیا کا بادشاہ ہیلی سلاسی یکم مئی 1936ء کو فرار ہوکر انگلستان چلا گیا۔ اٹلی کے ملکِ حبشہ پر قبضہ کرنے پر مزید چھ ماہ خاکسار وہاں مقیم رہ کر عدیس ابابا کی مساجد میں دعوت الی اللہ کرتا رہا۔ مساجد میں جمعہ کے روز خاکسار لیکچر کرتا اور پیغام احمدیت عربی زبان میں پہنچاتا۔ بسا اوقات خاکسار کو مساجد ہی سے بزور نکال باہر کیا جاتا رہا۔ ایک فاضل رکن جامعۃ الازہر شیخ محمد بدیوی مصری جو حکومت کی طرف سے عدیس ابابا جامعہ میں مقرر تھا چند روز کے بحث مباحثہ کے بعد اور میرے کہنے پر استخارہ کرنے کے بعد حضرت (مصلح موعود) کی بیعت تحریری سے مشرف ہوا۔

اس دوران میں السید عبدالحمید ابراہیم مصری (جو جامعۃ الازہر کے فارغ التحصیل ہیں) کے ساتھ مقابلہ ہوتا تو شیخ محمد بدیوی صاحب مجھے بلا لیا کرتے تھے۔ خطبہ الہامیہ میری طرف سے دیئے جانے پر انہوں نے بھی دعویٰ مسیح موعود کو قبول کرلیا۔ 1936ء کے بعد 1937ء میں مصر جا کر بیعت کا خط مولوی محمد سلیم صاحب کو لکھ دیا اور داخل جماعت احمدیہ ہوگئے۔ نیز السید عبدالحمید بعد میں قادیان اور ربوہ آکر حضرت صاحب کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔

(مکرم مولوی محمد سلیم صاحب اس وقت مولانا ابوالعطاء صاحب کے بعد بلاد عربیہ میں بطور مربی کام کر رہے تھے۔ ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی کوششوں کے مفصل ذکر کے بعد ہم مکرم مولوی محمد سلیم صاحب اور ان کے بعد بلاد عربیہ میں دعوت الی اللہ کی غرض سے جانے والے مربیان کرام کی مساعی کا ذکر کریں گے۔)

(2) ستمبر 1936ء میں خاکسار ایبے سینیا سے چلا گیا اور فلسطین اور مصر وشام کے ممالک میں دعوت الی اللہ اور سیاحت اور پریکٹس کے لئے چلا گیا۔ چند ماہ رہ کر پھر 1937ء میں حضرت (مصلح موعود) نے مجھے کینیا جانے کیلئے ارشاد فرمایا کہ وہاں جا کر میڈیکل سروس میں داخل ہو جاؤں۔ سو 1939ء تک خاکسار وہاں رہا۔ 1940ء میں خاکسار کو حاجیوں کے جہاز ایس ایس رحمانی میں میڈیکل آفیسر مقرر کیا گیا۔ بمبئی، جدہ، کراچی وغیرہ کئی دفعہ آنا جانا پڑا۔ حج کرنے کا بھی موقعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عنایت کیا۔ عربی میں مہارت کافی ہوگئی۔ مکہ معظّمہ عرفات، منیٰ، مزدلفہ، جدہ، غرضیکہ ہر جگہ عربوں اور دیگر علماء کو دعوت الی اللہ کرنے کا موقعہ بکثرت ملتا رہا اور علاج معالجہ کا موقعہ ملتا رہا۔ خاکسار کا طریق اکثر یہی رہا کہ قرآن کریم کی آیات ہر مسئلہ پر اور کتب عربی حضرت مسیح موعود کی تشریحات اکثر بیان کرنے پر مداومت اختیار کرتا تھا جس کا بہت جلد اثر دیکھا جاتا رہا۔

(3) ڈلہوزی میں 42-1941ء سے 1943ء تک خاکسار پریکٹس کرتا رہا۔ جہاں حضور نے ایک روز سیر پر جاتے ہوئے فرمایا: ایبے سینیا کے بادشاہ کو لکھو کہ میں نے دوران جنگ ایبے سینیا میں کام کیا ہے اس لئے تم مجھے کوئی عہدہ دو تا کہ میں دوبارہ مریضوں کو ایبے سینیا کے ہسپتالوں میں مقرر ہونے پر خدمت کرسکوں۔ سو خاکسار حضور سے بشارات لے کر دوبارہ عدن اور حبشہ چلا گیا۔

(4) عدن میں 44-1943ء میں سرکاری ملازمت سول ہسپتال میں کرتا رہا۔ وہاں بھی مساجد میں جب عرب علماء کا درس ہوتا تھا خاکسار وہاں جا کر بیٹھ جاتا اور سوال وجواب کا سلسلہ جاری کر دیتا۔ کئی موقعہ پر کافر، ملعون، قادیانی، کذّاب کے خطاب سے یاد کیا جاتا اور کئی دفعہ وہاں کی مساجد سے نکالا جاتا۔ ایک دن کثرت سے عربوں اور صومالیوں نے مسجد کو گھیرے میں لے لیا تا کہ خاکسار کو کالعدم کر دیا جائے۔ اسی اثناء میں سی آئی ڈی کا آدمی میرے پاس آکر کھڑا ہوگیا اور انگریزی میں کہنے لگا کہ ہم کو حکم ہوا ہے کہ آپ کو اپنے گھر سلامتی کے ساتھ پہرے کے اندر پہنچا دیں کیونکہ پبلک مسجد کے اندر اور باہر ڈنڈے اور چاقو لے کر کھڑی ہے، ان کی نیت آج آپ کے متعلق خطرناک ہے...... سو وہ مجھے پہرے کے اندر میرے گھر لے آئے۔

نوآبادیات محمیات عدن میں دورہ کرنے کے لئے مجھے بھیجا گیا جہاں بیماریاں اور موتیں بکثرت ہو رہی تھیں۔ وہاں جا کر گاؤں گاؤں میں ظہور مسیح موعود پر عربی زبان میں تقریریں کرتا رہا۔

حضرت مسیح موعود کی آمد کی خبر بکثرت مشہور ہو گئی۔ حسب معمول تصنیفات حضرت مسیح موعود بکثرت تقسیم کرتا رہا جس پر مخالفت کا بازار گرم ہو گیا۔ جس پر علماء عدن نے ایک میمورنڈم لکھ کر گورنر عدن کو بھیجا کہ ڈاکٹر نذیر احمد کو میڈیکل سروس سے نکال دیا جائے، نوجوانوں پر قادیانیت کا اثر ہو رہا ہے۔ سلطان شبوطی میرا ڈسپنسر تھا وہ احمدیت کی طرف مائل ہوگیا۔ بعد میں مولوی غلام احمد مبشر کے آنے پر سلطان شبوطی اور عبداللہ محمد شبوطی دونوں احمدی ہوگئے۔

عدن میں مجھے ملازمت سے علیحدہ کر دیا گیا تو خواب دیکھا کہ میں حضرت صاحب کے ارشاد پر ایبے سینیا (جو قریب ہی ایک روز کے راستہ پر تھا) جا رہا ہوں۔ حضور نے میری خواب پڑھ کر ارشاد فرمایا کہ ہاں جلدی ایبے سینیا چلے جائیں۔ چنانچہ خاکسار 1944ء میں دوبارہ ایبے سینیا چلا گیا اور حضرت صاحب کی بات پوری ہوئی کہ خاکسار کو ایکٹنگ سول سرجن کے عہدہ پر کئی سال متعین کیا گیا۔ وہاں پہنچنے پر ہیلی سلاسی شاہِ حبشہ سے کئی بار ملاقات ہوئی۔ اس کے محل میں اس کو کتب دے کر دعوت حق انگریزی زبان میں کی گئی اور پرانا تعلق ہجرت اصحاب النبی ﷺ کا بیان یاد دلایا گیا۔

(5) 1944ء سے 1953ء تک 9 سال برابر سینکڑوں مباحثات کئے اور دس ہزار کے قریب اشتہار کتب رسائل، کتب مسیح موعود عربی (مثلاً اعجاز المسیح، لجۃ النور، حمامۃ البشریٰ تحفہ بغداد، الدعوت الی اللہ) دیباچہ قرآن انگریزی اور قرآن کریم کی تفسیر انگریزی بڑے سائز کی تقسیم کی گئی۔

اکثر مفت دی گئیں۔ سکولوں اور کالجوں میں جا کر دعوت الی اللہ کی گئی اور سکوں کے لڑکوں نے میرے ہاں برابر ہسپتال میں آنا شروع کیا۔ چالیس آدمیوں نے جو مختلف گاؤں کے رہنے والے تھے ایک دن بیعت کی اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

اوائل 1952ء کا واقعہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے ذریعہ سے قید خانہ میں دس آدمی بیعت کر کے حلقہ بگوش احمدیت ہوئے جو بیعت کے دوسرے روز ہی رہا ہو گئے۔

ڈاکٹر نذیر احمد صاحب نے عید الفطر کے موقعہ پر مسلمانانِ حبشہ کے سامنے حضرت مسیح موعود کی آمد اور حضور کے نشانات پر لیکچر دیا، نیز بتایا کہ اس علاقہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنا نشان ظاہر کیا ہے۔ پانچ آدمیوں کو جن میں عرب اور حبشی مسلمان شامل ہیں خوابوں میں دکھایا کہ مسیح و مہدی ہندوستان کی زمین میں ظاہر ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کے نام جنہیں خوابیں آئی ہیں یہ ہیں:

(1) الشیخ عمر حسین سوڈانی حبشی عربی کے اچھے عالم ہیں۔ (2) علی حکیم عبدہ نوجوان حبشی نہایت مخلص عربی کے عالم اور تاجر ہیں۔ (3) السید حسین الحراضی عرب تاجر ہیں۔ (4) السعید اسماعیل موٹر ڈرائیور۔ (5) سراج عبداللہ۔

خوابیں مختلف اوقات میں مختلف رنگوں میں آئیں۔ مثلاً کثرت سے لوگ خوشیاں منا رہے ہیں۔ باغ اور وسیع زرخیز زمین ہے۔ سب دو کہہ رہے ہیں کہ ہماری زندگی میں مسیح و مہدی ظاہر ہو گیا۔ ایک نے دیکھا کہ بادشاہ سلامت ہیلی سلاسی کا دربار ہے اور وسیع میدان میں کثرت سے لوگ جمع ہیں۔ میں دو سفید گھوڑوں کی گاڑی پر سوار ہوں اور کہہ رہا ہوں:

ظَهَـرَ الْـمَهْدِی حبشہ میں ''ڈبرا برہان'' کے شہر کے ایک لڑکے رضوان عبداللہ احمدی کو میں نے واقف زندگی کے طور پر ربوہ تعلیم کے لئے ہوائی جہاز پر بھیجا جو ربوہ میں تعلیمی اور عربی دینی ماحول میں بہت مقبول ہو گئے۔ لیکن بدقسمتی سے دو تین سال تعلیم جامعہ احمدیہ میں حاصل کرتے ہوئے دریائے چناب میں لڑکوں کے ساتھ وضو کرتے ہوئے پاؤں پھسل جانے سے غرقاب ہو کر شہید ہوئے۔ مقبرہ بہشتی ربوہ میں ان کی قبر موجود ہے۔

ایک رمضان میں ''ڈبرا برہان'' شہر کی جامع مسجد میں جا کر میں نے دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔ ساری مسجد بھر گئی۔ وہاں کے عربی ملّاں نے لوگوں کو اکسایا اور خاکسار پر حملہ کیا گیا اور یکدم دو گروہ بن گئے۔ ایک گروہ میری تائید میں اور دوسرا میرے بالمقابل۔ آخر مجھے مسجد میں سے نکلنا پڑا۔ قتل قتل کے نعرے لگے۔ بازار تک مجھے دھکیلتے ہوئے لے گئے۔ عربی میں آوازے کستے رہے کہ آج اس ہندی قادیانی کا خاتمہ اور خون بہا دیا جائے گا۔ ساری رات میرے ایک دوست کے مکان میں مجھے پناہ لینے پر مجبور کیا گیا تھا، گھیرے میں رکھا گیا۔ دوسرے روز میں مصلحتاً لباس بدل کر واپس سٹیشن پر پہنچا اور ٹکٹ لے کر واپس اپنی ڈیوٹی پر ''ڈبرا برہان'' پہنچ گیا۔ میں اپنے گھر بتا کر گیا تھا کہ چند روز موجب ارشاد حضرت صاحب دعوت الی اللہ کے لئے بیرونی مقام پر جاتا ہوں جو مخالفت کا گڑھ ہے وہاں قتل بھی کر دیا کرتے ہیں۔ اگر میں وہاں خدانخواستہ قتل بھی ہو گیا تو تم کو اللہ تعالیٰ ہاجرہ جیسی عزت قرب الٰہی میں بخشے گا۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ (ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ بھی اس وقت ان کے ساتھ اسی علاقے میں مقیم تھیں۔)

9 سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کارڈ لکھا کہ صرف ایک ماہ کیلئے پاکستان چھٹی پر تم کو آنے کی اجازت ہے۔ سو فروری 1953ء میں خاکسار پہلی بار ربوہ آیا۔ حضور نے فرمایا واپس ایسے سینیا جاؤ۔ شاہ حبشہ کو ہمارا لٹریچر پہنچے گا، تم اسے پہنچانے کا بندوبست کرنا۔ جولائی میں وہاں کے پادریوں نے شکایتیں کیں کہ احمدیت کا نفوذ بڑھ رہا ہے، اس ڈاکٹر کو ملک سے باہر نکال دیا جائے۔ سو مجھے حضرت (مصلح موعود) نے تار دی کہ نیروبی چلے جاؤ۔ خاکسار 1953ء میں نیروبی پہنچا اور 1960ء میں وہاں سے ولایت مزید تعلیم کے لئے چلا گیا جس کے حصول کے بعد کامیاب ہو کر جلسہ سالانہ قادیان و ربوہ 1962ء میں پہنچا۔

(ماخوذ از الفضل 9/ اکتوبر 1935ء، 12/ جنوری 1946ء، 6/ مئی 1953ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 7 صفحہ 261 تا 267)

جہاز واپس آ گیا

ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کی زبانی ان کے عدن کے علاقے میں دعوت الی اللہ کے لئے جانے کا بھی ذکر ہوا ہے۔ اس حوالے سے ان کا ایک نہایت ہی مؤثر اور ایمان افروز واقعہ یہاں درج کرنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ آپ کی زبانی یہ واقعہ آپ کے بیٹے مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب آف انگلستان نے روایت کیا ہے۔ ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب فرماتے ہیں:

''مَیں حاجیوں کے ایک جہاز پر بطور ڈاکٹر ملازم تھا۔ واپسی سفر پر جب جہاز عدن پہنچا تو مَیں جہاز سے اتر کر دعوت حق کے شوق میں اِدھر اُدھر نکل گیا اور پھر دعوت حق میں ایسا محو ہوا کہ جہاز کی روانگی کے وقت کا خیال ہی نہ رہا۔ جب دعوت الی اللہ سے فارغ ہو کر واپس بندرگاہ پر آیا تو دیکھا کہ جہاز روانہ ہو چکا ہے۔ یہ دیکھ کر مَیں سخت گھبرا گیا۔ حالت یہ تھی کہ ایک رنگ آتا تھا اور ایک رنگ جاتا تھا۔ دل میں سوچنے لگا کہ جہاز والے کیا کہیں گے اور پھر اگر کوئی مسافر بیمار ہو گیا یا مر گیا تو مجھ پر قانونی گرفت بھی ہو سکتی ہے''۔

فرماتے ہیں، اسی پریشانی کے عالم میں میری ساری رات دعاؤں میں گزری اور مَیں نے خدا کی غیرت کو ابھارنے کے لئے یوں دعا کی کہ

''خدایا! میں تیرا ہی کام کر رہا تھا، عربوں کو تیرے مسیح کی آمد کا پیغام پہنچا رہا تھا۔ یہ میرا کوئی ذاتی کام تو تھا نہیں۔ اب جہاز نکل گیا ہے۔ میں اور کچھ نہیں جانتا۔ بس تُو ہی میرا جہاز واپس لا کر دے۔ یہ دعا کرتے کرتے میں سو گیا''۔

فرماتے ہیں، رات خواب میں دیکھا کہ جہاز واپس آ گیا ہے۔ اب جن عربوں کو میں شام تک دعوت الی اللہ کرتا رہا تھا، وہ پہلے ہی مجھ پر ہنس رہے اور میرا انداق اڑا رہے تھے کہ اس کا جہاز نکل گیا ہے اور یہ مصیبت میں پھنس گیا ہے۔ چنانچہ صبح جب مَیں نے ان لوگوں کو اپنی خواب سنائی اور بتایا کہ میرا جہاز واپس آ رہا ہے تو وہ اَور بھی ہنسے اور کہنے لگے، کیسا مجنون آدمی ہے۔ کیا بحری جہاز ایک بار چل چکنے کے بعد پھر کبھی واپس بھی آیا کرتے ہیں۔ مگر فرماتے ہیں:

''ابھی وہ لوگ میرا انداق اڑا ہی رہے تھے کہ ایک آدمی بھاگا بھاگا آیا اور کہنے لگا، جہاز بندرگاہ پر واپس پہنچ گیا ہے۔ مَیں خدا تعالیٰ کے اس احسان پر سجدات شکر بجا لایا اور فوراً جہاز کے اندر جا کر اپنا کام کرنے لگا کسی کو معلوم ہی نہ ہوا کہ کیا ہوا ہے''۔

جہاز کی واپسی کا اصل سبب تو اللہ تعالیٰ کا اپنے ایک عاجز بندے کی نصرت اور پردہ پوشی کرنا تھا مگر فرماتے ہیں کہ اس کا ظاہری سبب یہ بنا کہ وہ جنگ کا زمانہ تھا اور دشمن کی آبدوزوں کے حملے کا ہر وقت خطرہ تھا۔ ہمارے اس جہاز پر امن کا جھنڈا نصب نہیں تھا۔ چنانچہ یہ جھنڈا لینے کے لئے جہاز کو واپس بندرگاہ پر آنا پڑا اور یوں اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کے ایک غلام کو ہر قسم کی ممکنہ پریشانی سے بچا کر اپنی ہستی اور اپنے قادر مطلق ہونے کا ثبوت بہم پہنچایا۔

(''دعوت الی اللہ میدان میں تائید الٰہی کے ایمان افروز واقعات تالیف عطاء المجیب راشد صاحب۔ صفحہ 15 تا 16)

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب کی تقریباً 17 سال پر محیط عرب علاقوں میں خدمات کے مختصر بیان کے بعد ہم اس عرصہ میں عربوں میں دیگر مقامات پر رونما ہونے والے جماعت کی دعوت اور تعلقات کے واقعات کی طرف لوٹتے ہیں۔

ذیل میں دو ایسے ایمان افروز واقعات درج کئے جاتے ہیں جن کی تاریخ اور سال کی تعیین نہیں ہو سکی تاہم اندازہ ہے کہ قریباً اسی عرصہ میں رونما ہوئے ہوں گے جس کے حالات کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔

رسول اللہؐ کی ہجرت مدینہ

اگر تم اس (رسول) کی مدد نہ بھی کرو تو اللہ (پہلے بھی) اس کی مدد کر چکا ہے جب اسے ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا (وطن سے) نکال دیا تھا اس حال میں کہ وہ دو میں سے ایک تھا۔ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ اور وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا کہ غم نہ کر یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نے کبھی نہیں دیکھا۔ اور اس نے ان لوگوں کی بات نیچی کر دکھائی جنہوں نے کفر کیا تھا۔ اور بات اللہ ہی کی غالب ہوتی ہے اور اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔

(سورة التوبه :40)

عرب صاحب پر گھڑوں پانی پڑ گیا

محترم میاں محمد صدیق بانی صاحب وہ عظیم شخصیت ہیں جنہوں نے بیت اقصیٰ ربوہ کی تعمیر کے جملہ اخراجات ادا کرنے کا وعدہ کیا جن کا تخمینہ اس وقت تین لاکھ لگایا گیا لیکن بیت کی تعمیر تک یہ تخمینہ پندرہ لاکھ ہو چکا تھا تاہم آپ نے یہ خرچ پوری بشاشت قلبی کے ساتھ ادا کیا۔ آپ نے 19، 20 سال کی عمر میں بیعت کی تو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کے والدین آپ کو پہلے مولوی ابراہیم سیالکوٹی اور پھر مولوی ثناء اللہ امرتسری جیسے اشد مخالفین کے پاس بھی لے گئے مگر باوجود کم سنی کے آپ نے ان کے دانت کھٹے کر دیئے۔ تب آپ کی والدہ نے آپ کو چنیوٹ میں مقیم ایک عرب عالم دین کے پاس لے جانے کا ارادہ کیا۔ مگر گفتگو کے بعد تو عرب پر گویا گھڑوں پانی پڑ گیا۔ اور ان کے معتقدین نے بہت شرمندگی محسوس کی۔ اس کے بعد اس مجمع کا کیا حشر ہوا یہ بھی ایک دلچسپ کہانی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''ایک کونے سے کسی شریر نے عرب صاحب پر آوازے کسے اور کہا کہ میرزائی لڑکے نے ہم سب کو شرمندہ کر دیا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس پر عرب صاحب تو اپنے گھر کے اندر چلے گئے اور ان کے مرید جوش میں آ گئے اور اس شریر اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تو تکار اور دنگہ فساد ہونے لگا۔ یہ دیکھ کر میں اپنے ساتھ کی مستورات سمیت وہاں سے چلا آیا۔ بفضلہ تعالیٰ مجھے کامیابی بھی حاصل ہوئی اور میں کسی نقصان سے بھی محفوظ رہا''۔

(ملخص از تابعین احمد جلد دہم صفحہ 38-39، بحوالہ درویشان احمدیت از مولوی فضل الٰہی انوری جلد دوم صفحہ 79 تا 81)

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

راہ مولیٰ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والے مخلص خادم سلسلہ

مکرم رانا عطاء الکریم صاحب نون ملتان کا ذکر خیر

رانا عطاء الکریم صاحب کے والد مکرم رانا کریم بخش صاحب نون 1977ء میں احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔ "جمال والا کھاکھی" کے ایک بزرگ مکرم رانا فیض بخش صاحب نون علاقہ کے معروف معزز زمیندار تھے۔ مستجاب الدعوات انسان تھے علاقہ پر ان کا نیک اثر تھا۔ گو عمر گورنمنٹ ملازمت میں گزاری لیکن آپ کا مطالعہ وسیع تھا اور دیندار صاحب علم پرتاثیر شخصیت تھے موصوف کے ذریعہ رانا عطاء الکریم صاحب کے والد کو جماعت کا تعارف ہوا۔ تبادلہ خیال تو اکثر ہوتا تاہم ایک خواب کی بناء پر قبول احمدیت کا شرف حاصل کیا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ الٰہی اگر یہ سلسلہ سچا ہے تو اس میں شامل ہونے کی توفیق دے۔ اگر یہ سلسلہ تیری طرف سے نہیں تو تو خود ہی مجھے بچالے اب معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے۔ انہی پُر درد دعاؤں کے ایام میں خواب دیکھا کہ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ کے ایام ہیں اور جب نماز باجماعت ہو رہی تھی تو اپنے آپ کو احمدی امام کے پیچھے نماز باجماعت میں پاتا ہوں۔ اس پر آپ نے فوری بیعت کر لی۔ بعد میں کافی مخالفت ہوئی دباؤ اور لالچ سے دوچار کئے گئے مگر خدا تعالیٰ نے ثبات قدم عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی خدمت کی بھی توفیق پائی اور اخلاص میں کافی بڑھ گئے۔ زعیم مجلس انصار اللہ بھی رہے والد صاحب کی قبولیت احمدیت کے وقت مرحوم کی عمر 7 سال تھی۔

مکرم عطاء الکریم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے روشن دماغ عطا فرمایا تھا تعلیمی میدان میں امتیازی حیثیت سے کامیابی سے ہمکنار ہوتے رہے۔ پرائمری مقامی سطح پر پاس کی میٹرک کا امتحان گورنمنٹ ہائی سکول شجاع آباد سے 850/571 نمبر لے کر کامیاب ہوئے۔ ایف ایس سی گورنمنٹ علمدار حسین کالج ملتان سے کیا۔ موصوف کے اپنی قابلیت، شرف فدویانہ کے باعث کالج کے پرنسپل ملک بشیر احمد صاحب سے ذاتی مراسم تھے ملک نون صاحب سے بے حد شفقت کا سلوک کرتے تھے۔

ایف ایس سی کے بعد مختلف کالجز میں داخلہ کے لئے درخواستیں دے دی تھیں۔ سب کی طرف کال آ گئی تھی ابتدائی طور بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان میں چند ماہ "بی فارمیسی" میں زیر تعلیم رہے۔ پھر ملتان میں بی ایس سی کے لئے داخلہ لیا۔ پھر فیصل آباد زرعی یونیورسٹی سے بلاوا آ گیا بزرگوں کے مشورہ سے یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا۔ نون صاحب 1990ء سے 1995ء تک مذکورہ تعلیمی اداروں میں زیر تعلیم رہے اور شاندار نمبروں سے ایگریکلچر میں پوسٹ گریجوایشن کیا۔

چونکہ آپ سادہ دل نیک نیت، علم دوست اور محب وطن جوان تھے اس لئے آپ نے کسی مخالفت کا مقابلہ کئے بغیر اپنے کام سے کام رکھا "میس انتظامیہ" والوں نے چند دن برتن الگ کر دیئے بعد ازاں کھانا فراہم کرنے سے معذرت کر لی اور عملہ نے بھی بائیکاٹ کر دیا۔ جس سے ذہنی اور قلبی سکون برباد کرنے کی ہر ممکنہ کوشش کی۔

مجبوراً کھانے کے لئے ہوٹل کی طرف رجوع کرنا پڑا جس سے اخراجات میں خاصا اضافہ ہو گیا۔ والدین کی آمد کا ذریعہ صرف فصل تھا ان سالوں میں کپاس کی فصل پر علاقہ میں وائرس کا حملہ ہو گیا تعلیمی اخراجات کے لئے گھر سے امداد میں کمی آ گئی بزرگوں کے مشورہ سے نظارت تعلیم ربوہ سے تعلیم کی تکمیل کے لئے قرض حسنہ کے لئے درخواست پیش کی اس وقت ناظر تعلیم ہمارے پیارے شفیق امام صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب نصرہ اللہ نصراً عزیزاً تھے آپ نے نون صاحب کو بالمشافہ ملاقات کے لئے بلایا حال احوال کے بعد از راہ شفقت آپ نے مشورہ عطا فرمایا کہ قرض نہ لیں بلکہ تعلیمی وظیفہ لے لیں واپس کرنے کی نیت ہے تو اپنی مرضی سے واپس کر دینا آپ نے نون صاحب کے لئے پانچ صد روپے ماہانہ وظیفہ جاری فرمایا ساتھ تاکید فرمائی کہ جب ربوہ آئیں تو ملاقات کر کے جایا کرنا۔ حضور انور نے بھی اسی تعلیمی ادارہ سے ماسٹر کی ڈگری لی تھی اپنے اساتذہ کرام کا نام بڑے تکریم کے ساتھ لیتے ان کی محبتوں عنایات و کرم نوازیوں کا حسین تذکرہ فرماتے۔ حضور انور نون صاحب کا دل بڑھاتے اور دعاؤں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو خط لکھنے کا ارشاد فرماتے یہ رشتہ محبت و پیار کا قائم دائم رہا۔ تکمیل تعلیم پر ایک پرائیویٹ کمپنی کی طرف سے پُرکشش مراعات کے ساتھ ملازمت مل گئی۔ اپنی نیک نیتی قابلیت و دیانتداری کی بناء پر کمپنی کو بے حد فوائد پہنچائے۔

گو نظارت تعلیم کی طرف سے تعلیمی وظیفہ کی واپسی کا کوئی مطالبہ پابندی یا تاکید نہ تھی لیکن عطاء الکریم صاحب نے اول فرصت میں پہلی تنخواہ ملنے پر اس نیکی پر عمل کیا اور حصول شدہ وظیفہ کے مطابق یکمشت واپس ادا کر دیا۔

رانا صاحب نے ملازمت سے مستعفی ہو کر ذاتی کاروبار شروع کر لیا تھا اور کئی افراد کو روزگار فراہم کیا تھا اور حلقہ احباب میں وسعت پیدا کر لی تھی۔ رانا صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ (اس وقت ناظر تعلیم) کی شفقت و مہربانی اور کرم نوازی کو کبھی نہ بھولے اپنا تعارف اس طرح کرایا کرتے تھے کہ مجھے تعلیم حضور انور نے جماعتی نظام کے تحت وظیفہ سے دلوائی ہے اسی طریق سے اپنے احباب میں پیغام حق پہنچایا کرتے۔

رانا صاحب کی وفات سے قبل خاکسار سے جو آخری ملاقات تھی اس روز ان کی محفل میں چند تعلیم یافتہ کاروباری حضرات مشورہ کی غرض سے تشریف لائے ان کو اپنی تعلیمی زندگی کے بارے بتایا۔ بات نظارت تعلیم کے تعارف سے ہوتی ہوئی حضور انور کی پُرکشش شخصیت، عالی ظرفی، فراخ دلی شفقت علیٰ خلق اللہ تک پہنچی۔ بعدہ بندہ ناچیز کو کہنے لگے سانول صاحب ہم نے دینی تعلیم میں مہارت تو حاصل نہ کی تاہم حضور انور کی تعلیمی وظیفہ میں شفقت میرے لئے کیمیا بن گئی ہیں ہمیشہ اپنا تعارف تعلیمی وظیفہ سے شروع کرتا ہوں اور جماعت، عقائد اور حضور انور کا تفصیلی تعارف خود بخود اس میں آ جاتا ہے اس طریق پر میرا دل شاداں ہو جاتا ہے۔

جماعتی خدمات

جماعت احمدیہ "جمال والا کھاکھی" ضلع ملتان" کی ایک پرانی جماعت ہے مکرم رانا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے صلاحیتوں سے مامور کیا تھا چھوٹی عمر میں جماعت کے صدر منتخب ہوئے دوران صدارت جماعت کو ترقی دی ذیلی تنظیموں کی راہنمائی اور نگرانی کی جماعتی فرائض کی بجا آوری بروقت کی ضلع اور مرکز کے احکامات ہدایات و ارشادات پر فوری عمل کراتے ایک محنتی فعال اور قابل انسان تھے۔ خدمت دین کا بچپن سے شوق تھا۔ مذکورہ جماعت کے بزرگ مکرم رانا فیض بخش صاحب نون اور مکرم مہر غلام محمد صاحب جمالی عرصہ دراز تک جماعتی عہدوں پر خدمات کرتے رہے ہیں یہ دونوں بزرگ نون صاحب کی دین سے محبت جماعتی کاموں سے لگاؤ مہمانوں کی خدمت، نمازوں میں حاضری اور شوق سے نداء الصلوۃ دینے پر "چھوٹے مولوی صاحب" کے نام سے پکارتے تھے۔

دینی مطالعہ میں ترجمہ تفسیر حضرت مصلح موعود، جماعتی کتب رسائل زیر مطالعہ رہتے۔ الفضل باقاعدگی سے منگواتے اور یہ پیاری معلوماتی ہر دلعزیز اخبار آپ کے دفتر کے بڑے میز پر نمایاں رہتی جس سے عوام الناس استفادہ کرتے رہتے۔

رانا صاحب نے راہ مولیٰ میں جان کی قربانی کی سعادت پائی

مورخہ 6/ اگست 2009ء کو آپ کے گھر واقع شاہ رکن عالم کالونی ملتان میں مخالفین نے گھس کر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں آپ 36 سال کی عمر میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور حضور انور نصرہ اللہ نصراً عزیزاً نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ اعزاز آپ کی ہی قسمت تھا جو ہمیشہ اس خاندان کے لئے باعث فخر رہے گا۔

مچھلیوں اور کتوں کی حیرت انگیز اقسام

یہ بات عام مشہور ہے کہ انسانوں میں، دوسرے جانوروں کی نسبت سونگھنے کی زیادہ حس پائی جاتی ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ بعض جانور ایسے بھی ہیں جو اس معاملے میں، انسانوں سے کہیں آگے ہیں۔ ان میں کتے اور مخصوص مچھلیاں شامل ہیں۔

کتے بعض ایسی بو بھی سونگھ لیتے ہیں۔ جس کا انسان کو علم تک نہیں ہوتا۔ ہوائی اڈوں پر نشہ آور چیزوں کا سراغ لگانے کے لئے کتے بہترین سراغ رساں ثابت ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ اپنی اس حس کی بدولت، تہوں میں چھپی ہوئی چیزوں کو بھی پکڑ لیتے ہیں۔ وہ دوسرے جانوروں کی چھوڑی ہوئی بو کو بھی پکڑ لیتے ہیں۔ چاہے وہ جانور کتنے میل آگے کیوں نہ چلا گیا ہو۔ لیکن بو سونگھنے کے معاملے میں سالمن نامی مچھلی کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ سمندر میں پانی کی مختلف تہوں کی بو کو بھی سونگھ سکتی ہے۔ حالانکہ انسانوں کا ایجاد کردہ کوئی آلہ بھی ان مختلف پانیوں کی بو کا سراغ نہیں لگا سکتا۔ یہ مچھلیاں امریکہ کے شمال مغربی سمندر کے پانیوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ بڑی مچھلیاں سمندر کے تازہ پانی میں انڈے دیتی ہیں۔ یہ جگہ گہرے سمندر کے نزدیک دریاؤں اور ندی نالوں میں ہوتی ہے۔ انڈوں سے نکلنے والی مچھلیاں سمندر کی طرف چلی جاتی ہیں۔ جہاں وہ کئی سال رہتی ہیں۔ پھر کئی سالوں کے بعد دوبارہ سینکڑوں میل کا سفر طے کر کے ان دریاؤں میں جاتی ہیں۔ جہاں وہ انڈوں سے پیدا ہوئی تھیں۔ جہاں وہ خود انڈے دے کر مرجاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عجب شان ہے کہ اس نے کیسی کیسی حیرت انگیز اور عجیب وغریب مخلوق بنائی ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10/فروری 2011ء کو قبل از نماز ظہر بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ

مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید اللہ ورک صاحب مرحوم آف بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ اپنے بیٹے کے پاس یو۔کے آئی ہوئی تھیں کہ مختصر علالت کے بعد 5 فروری 2011ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند اور سلسلہ کا درد رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ ثریا بانو صاحبہ

مکرمہ ثریا بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر ناظر مال آمد قادیان مورخہ 7 فروری 2011ء کو امرتسر میں 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نصرت گرلز سکول میں بطور استانی لمبا عرصہ خدمت بجالاتی رہیں۔ چار سال قبل ریٹائر ہوئی تھیں۔ بھدرواہ کشمیر کے پرانے مخلص خاندان سے تعلق تھا۔ اپنے شوہر کے ساتھ 42 سال کا لمبا عرصہ نہایت خوش اسلوبی سے گزارا۔ بڑی خوش اخلاق، ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ

مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حسن محمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی ربوہ 2 جنوری 2011ء کو ربوہ میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک مخلص، صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ چندوں میں ہمیشہ باقاعدہ رہیں۔ خلافت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ آپ کے پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے ہیں۔ آپ کا ایک پوتا عزیزم نبیل احمد طاہر جامعہ احمدیہ یو۔کے میں زیر تعلیم ہے۔

مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ

مکرمہ سرداراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم منظور احمد صاحب کارکن وکالت تبشیر ربوہ مورخہ 31 جنوری 2011ء کو وفات پا گئیں۔ بہت نیک اور پرہیز گار خاتون تھیں۔ ہر دکھ اور مشکل کی گھڑی کو انتہائی صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ چندہ جات اور صدقہ و خیرات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ بچوں کی بہت اچھی تعلیم و تربیت کی توفیق پائی۔ بڑھاپے کے باوجود دعوت الی اللہ کی خاطر ربوہ کے گرد ونواح کے مختلف دوروں میں سیکرٹری دعوت الی اللہ کا بھرپور ساتھ دیتی رہیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد یامین صاحب

مکرم محمد یامین صاحب آف ڈھاکہ آکسفورڈ یو۔کے مورخہ 21 جنوری 2011ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کی مالی قربانیاں قابل قدر ہیں۔ بیوت الذکر کی تعمیر اور قرآن کریم کے تراجم کے لئے دل کھول کر چندہ پیش کیا کرتے تھے۔ اسی طرح غریبوں اور ضرورت مندوں کا بھی خیال رکھتے اور بلا امتیاز ان کی مدد کرتے تھے۔ ابتدائی دور میں جب جماعت میں پرنٹنگ کی سہولت موجود نہیں تھی تو یہ جماعت کو کتابیں پرنٹ کروا کر دیتے رہے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

نور آملہ
سکری و خشکی ختم کرتا ہے، بالوں کو لمبا اور چمکدار بناتا ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

تقریب آمین

مکرم محمد احمد نعیم صدیقی صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مقامی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی سامیہ نعیم واقفہ نو نے خدا کے فضل سے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تقریب آمین مورخہ 17/فروری کو MFC ربوہ میں بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ مکرم سجاد احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ کو ملی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو باعمر نیک، خادمہ دین اور خلافت احمدیہ سے ہمیشہ وابستہ رہ کر اس کی برکات سے فیض پانے والی بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم سعید احمد سہیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ مدیحہ سحر صاحبہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم منیب احمد صاحب ولد مکرم لئیق احمد طارق صاحب شہید فیصل آباد کے ساتھ مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے 14 جنوری 2011ء کو مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ ترکہ رضیہ اختر صاحبہ)

مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ رضیہ اختر صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 20/2 محلہ دارالبرکات ربوہ برقبہ ایک کنال 88 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ مکرم عاطف محمود اختر صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اعتراض نہ ہے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ امۃ المالک نجم صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرمہ امۃ الواسع کوکب صاحبہ (بیٹی)
(3) مکرمہ امۃ الرافع صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ مبشرہ سطوت اختر صاحبہ (بیٹی)
(5) مکرم حامد محمود اختر صاحب (بیٹا)
(6) مکرم عاطف محمود اختر صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

خدا مجھے نہیں چھوڑے گا

مارچ 1953ء کے پُرآشوب دور میں سیدنا حضرت مصلح موعود نے درج ذیل اعلان عام فرمایا جو اخبار ''فاروق'' لاہور (4 مارچ 1953ء) نے صفحہ اول پر جلی الفاظ میں شائع ہوا۔

الفضل کو ایک سال کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ احمدیت کے باغ کو جو ایک ہی نہر لگتی تھی اس کا پانی روک دیا گیا ہے پس دعائیں کرو اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اس میں سب طاقت ہے ہم مختلف اخباروں میں یا خطوں کے ذریعہ سے آپ تک سلسلہ کے حالات پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کو اندھیرے میں نہیں رہنے دیں گے۔ آپ بھی دعا کرتے رہیں میں بھی دعا کرتا ہوں۔ انشاء اللہ فتح ہماری ہے۔ کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا سمجھ لو کہ وہ میری مدد کے لئے دوڑا آ رہا ہے۔ وہ میرے پاس ہے وہ مجھ میں ہے۔ خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے۔ تم اپنے نفسوں کو سنبھالو اور نیکی اختیار کرو۔ سلسلہ کے کام خدا خود سنبھالے گا

درخواست دعا

مکرم کمال دین صاحب کارکن نظامت تشخیص جائیداد ساکن کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم جمال دین صاحب پنشنر دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان کی ٹانگ مورخہ 12 فروری 2011ء کو گرنے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ مورخہ 15 فروری کو ان کا فیصل آباد میں کامیاب آپریشن کیا گیا ہے۔ تقریباً 44 سال سلسلہ کی خدمت کی توفیق پائی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت وتندرستی عطا فرمائے۔ آمین

EXPRESS کوریئر سروس
کی جانب سے U.K جرمنی۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا۔ امریکہ اور دیگر ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے پر
شاندار سروس اور خصوصی پیکج
72 گھنٹے سروس کی بھی سہولت
سامان گھر سے پک کرنے کی سہولت
اعلیٰ سروس ہماری پہچان
نوٹ: فیصل آباد + سرگودھا + اسلام آباد اور کراچی سے بکنگ جاری ہے۔
فون آفس: 047-6214955,56
شیخ زاہد محمود: 0321-7915213
نزد سپر برگر اقصیٰ روڈ بشارت مارکیٹ بالمقابل سیشن کورٹ ربوہ

مکرم ملک ابرار الحق صاحب مہتمم دعوت الی اللہ جرمنی

نیشنل دعوت الی اللہ سیمینار

(زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)

اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت خدام کو دعوت الی اللہ کے میدان میں فعال کرنے اور دعوت الی اللہ کیلئے مطلوبہ علم فراہم کرنے کیلئے دوسرے بہت سارے پروگراموں کے ساتھ ساتھ گزشتہ چند سالوں سے نیشنل سطح پر دعوت الی اللہ سیمینار کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ جس میں خاص طور پر یونیورسٹی کے طلباء کو مدعو کیا جاتا ہے تا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات کے مطابق پڑھے لکھے طبقہ میں دعوت الی اللہ کی رفتار کو تیز کیا جاسکے۔

2010ء میں بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت تیسرا 6 روزہ دعوت الی اللہ سیمینار مورخہ 25 تا 30 دسمبر 2010ء ناصر باغ گروس گیراؤ میں منعقد کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال پہلی مرتبہ شعبہ دعوت الی اللہ کے تحت جیبی سائز میں دعوت الی اللہ نصاب جرمن زبان میں تیار کیا گیا اور سیمینار کے شرکاء کو دیا گیا۔ جسے سیمینار کے شرکاء نے پسند کیا۔

2010ء میں سیمینار میں مندرجہ ذیل موضوعات پر لیکچرز پیش کئے گئے۔

1۔ختم نبوت
مکرم مولانا اشرف ضیاء صاحب مربی سلسلہ

2۔عیسائیت کا آغاز اور ارتقاء
مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (مرحوم)

3۔عیسائی فرقوں کا سٹرکچر اور تنظیم
مکرم داؤد عطا صاحب

4۔بائبل کے متعلق تحقیق
مکرم میر لطیف صاحب

5۔دین کی حدود اور ان کی حکمت
مکرم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مشنری انچارج

6۔حضرت محمد ﷺ کی شادیاں
مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مربی سلسلہ

7۔دین حق میں عورت کا مقام اور اس کے حقوق
مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (مرحوم)

8۔Celibacy and Priests
مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (مرحوم)

9۔قرآن کریم پر اعتراضات
مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب

10۔ شریعت اور بنیادی قوانین
مکرم ڈاکٹر محمد داؤد مجوکہ صاحب

11۔مسلمانوں کی گروپ بندیاں
مکرم مولانا الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ

12۔دین میں مرتد کی سزا
مکرم مولانا محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ

13۔دین میں جہاد کی حقیقت
مکرم مولانا الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ

14۔جرمنی میں ترکی کمیونٹی کا تعارف
مکرم مولانا محمد احمد راشد صاحب مربی سلسلہ

15۔صداقت مسیح موعود
مکرم مولانا الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ

16۔سیرت خاتم النبیینؐ
مکرم مولانا الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ

17۔اخباری ایڈیٹر کے نام خطوط
مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب (مرحوم)

چونکہ دعوت الی اللہ سیمینار کے ساتھ ہی نیشنل تربیتی کلاس بھی منعقد کی جارہی تھی پس مندرجہ ذیل لیکچرز دعوت الی اللہ سیمینار اور تربیتی کلاس کے شرکاء کے لئے اکٹھے منعقد کئے گئے۔

1۔ہستی باری تعالیٰ
مکرم مولانا ڈاکٹر عبد الغفار صاحب مربی سلسلہ

2۔وفات مسیح علیہ السلام
مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

3۔ترتیب قرآن
مکرم مولانا شمشاد احمد قمر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ جرمنی

اس دوران مورخہ 26 دسمبر 2010ء کو بیت السبوح فرینکفرٹ میں Education and Business Fair منعقد کیا گیا۔ چونکہ یہ فیئر طالب علموں کے لئے خصوصی اہمیت کا حامل تھا اس لئے اس فیئر میں شرکت کے لئے تربیتی کلاس اور دعوت الی اللہ سیمینار کے شرکاء کو بذریعہ بس ناصر باغ گروس گیراؤ سے بیت السبوح فرینکفرٹ لیجایا گیا۔ طلباء نے یہ تمام دن اس فیئر میں گزارا۔ مورخہ 28 دسمبر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان سے اختتامی خطاب تمام شاملین نے براہ راست سنا۔ نیشنل دعوت الی اللہ سیمینار کے دوران مختلف اوقات میں شرکاء کی مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے ساتھ نشستیں بھی ہوئیں۔ پانچویں روز محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ دعوت الی اللہ سیمینار کے شرکاء کی ایک نشست ہوئی جس میں محترم نیشنل امیر صاحب نے مختلف دعوت الی اللہ موضوعات پر شاملین کے ساتھ گفتگو کی۔ مورخہ 29 دسمبر کی شام کو امتحان لیا گیا۔ سیمینار کے آخری روز اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں پہلی تین پوزیشنیں حاصل کرنے والے خدام کو انعامات دیئے گئے نیز تمام شرکاء کو سند شرکت بھی دی گئی۔ دعوت الی اللہ سیمینار کی کل حاضری 251 رہی۔

احباب جماعت سے اس پروگرام کو کامیاب بنانے والی تمام انتظامیہ کیلئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص، وفا، علم، صلاحیت، وقت اور ہمت میں بے پناہ برکت ڈالے اور آئندہ بھی ہمیشہ مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔مارچ	
طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:10

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

برسوں پرانا نرینہ اولاد کے لئے مجرب
بخت بھرا کورس
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ
26 بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
حکیم منور احمد عزیز
0334-6201283
0333-6706687

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ڈائجسٹ، گیس، اپھارہ، تیزابیت پیٹ کی تمام تکلیفوں سے فوری نجات
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ گلی عامر کلر لیب 0344-7801578

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10

مکان کرایہ پر دستیاب ہے
اقصیٰ چوک میں واقع یہ مکان ایسی چھوٹی فیملی کیلئے موزوں ہے جو جماعتی تعلیمی اداروں کے قریب رہائش کے خواہشمند ہوں۔
برائے رابطہ: 0322-7814372,6212512

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، ہیکرز، یو پی ایس سٹیلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

RAO ESTATE
راؤ اسٹیٹ
جائیداد کی خرید وفروخت کا ادارہ
Your Trust and Confidence is our Motto
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ
آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر
راؤ خرم ذیشان
0321-7701739
047-6213595